بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

حج مسلمانان عالم اسلام کیلئے لمحۂ فکریہ

آج جس طرف بھی نظر اٹھا کر دیکھا جائے افتراق و انتشار اور اختلاف ہی اختلاف نظر آتا ہے۔ بالعموم عالم اسلام اور بالخصوص مسلمانان پاکستان میں دینی جماعتیں ہوں یا سیاسی تنظیمیں ان کے اندر لسانی و طبقاتی اور سماجی گروہ بندیاں اس قدر عروج پر نظر آتی ہیں کہ ایک ایک جماعت کئی کئی تنظیموں اور گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ حالانکہ اسلام تمام مسلمانوں سے اتفاق و اتحاد کا تقاضہ کرتا ہے۔ انہیں یکجہتی و یگانگت کا درس دیتا ہے محبت و ایثار اور اخوت و بھائی چارے کو ایمان کیلئے رنگ و جان قرار دیتا ہے۔ مگر یہ تمام اخلاقی و دینی اقدار اور اوصاف حسنہ ہم میں معدوم نظر آتے ہیں۔ (الامن رحم ربی) جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانان عالم ایک کثیر تعداد رکھنے اور قدرتی وسائل کے مالک ہونے کے باوجود غیر مسلم کے سامنے غلامی کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

امریکہ کا تمام اسلامی ملکوں میں بڑھتا ہوا تدخل ایک کھلا چیلنج ہے۔ اسی طرح ہندوستان کا بالعموم اپنے علاقے کے مسلمانوں پر ظلم و ستم اور بالخصوص کشمیری

مسلمانوں کو تختۂ مشق بنانا ہماری غیرتوں اور حمیتوں کو للکار رہا ہے۔ اور یہودیوں کا مسجد اقصیٰ کی مسلسل بے حرمتی اور فلسطینی مسلمانوں کو بار بار جارحیت کا نشانہ بنانا ہمارے ضمیروں کو جھنجھوڑ رہا ہے۔ مگر ان تمام حقیقتوں کے باوجود ہمارے افتراق و انتشار کا سیلاب کسی طرح تھمتا ہوا نظر ہی نہیں آتا۔ اخوت و پیار اتحاد و یکجہتی کی طرف ہمارے ذہن متوجہ ہی نہیں ہوتے۔ حالانکہ یہی اتفاق و اتحاد ہمارے تمام مسائل کا حل ہے اور مظلوم مسلمانوں کی دادرسی اسی اتفاق و اتحاد سے ہی ممکن ہے حتیٰ کہ ہمارے ایمان و اسلام کی سلامتی کا راز بھی اسی اتفاق و اتحاد میں ہی مضمر ہے۔

اے کاش مسلمان کبھی تو اس طرف متوجہ ہو۔ تیرا مذہب تو بار بار اس حقیقت کو یاد کرانے کیلئے مستقل اہتمام کرتا ہے۔ مگر کاش تو اس سے کچھ سبق حاصل کرے۔

اسلامی معاشرہ میں تمام شعائر اسلام کی بجاآوری رب العزت کی عبادت کے ساتھ ساتھ نفرتوں، کدورتوں، حسد و بغض، کینہ و عداوت کو ختم کرنے کا سبق دہراتی ہے۔ نماز، روزہ، حج اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں۔ مگر کاش ہم ان سے یہ سبق حاصل کر سکیں۔

• آجکل پورے عالم سے مسلمان جوق در جوق ایک گھر کی طرف رخت سفر باندھ رہے ہیں۔ جہاں نہ رنگ و نسل کا لحاظ ہے نہ قبائلی و لسانی گروہ بندیاں ہیں۔ بلکہ سب اپنے آپ کو ایک ہی رنگ میں رنگ کر اپنے مالک و خالق کے دربار میں لبیک اللھم لبیک کی صدا بلند کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کعبۃ اللہ کی فضاؤں میں ایک ہوتے ہیں تو منیٰ کی وادی میں بھی ایک۔ عرفات کے میدان میں

سب ایک ہی جسم کی مانند نظر آتے ہیں تو مزدلفہ میں ایک روح دو قالب کا نمونہ ہیں۔ الغرض شعائر حج کی یہ دلربا صورت تمام مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے اور اس بات کا سبق ہے کہ اے مسلمانوں تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم یہاں تو یک رنگ و یک جاں نظر آتے ہو۔ لیکن جب تم اپنے گھروں کو پلٹتے ہو تو پھر تم میں علاقائی، لسانی، سیاسی و دینی تعصب گھر کر جاتے ہیں۔ تم پھر گروہ بندی تفرقہ بازی کا شکار ہو جاتے ہو۔ اے مسلمانو۔ یاد رکھو اسلام کا پانچواں رکن عظیم "حج" تم کو آواز دے رہا ہے کہ وہ شخص جس کو خدا کی طرف سے کماحقہ ادائیگی حج کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ جس طرح اس کی غلطیوں، خطاؤں اور لغزشوں کا صفایا ہو جاتا ہے۔ بعینہ جب تم حج سے فارغ ہو کر واپس لوٹو تو تمہارے اندر علاقائی، لسانی، سیاسی و دینی تعصب کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ تفرقہ بازی اور گروہ بندی کو نیست و نابود ہونا چاہیے۔ اللہ کی ایک جماعت بن کر اعلائے کلمتہ اللہ کیلئے ایک پرچم تلے جمع ہو کر بنیان مرصوص بن جانا چاہیے۔ تاکہ کفر کی آنکھیں تمہارے سامنے چندھیا کر رہ جائیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ : ترجمۃ القرآن

اس کے وقوع کے منتظر ہیں۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں طلعت الشمس، کی تاویل سورج کا طلوع ہونا ہے۔